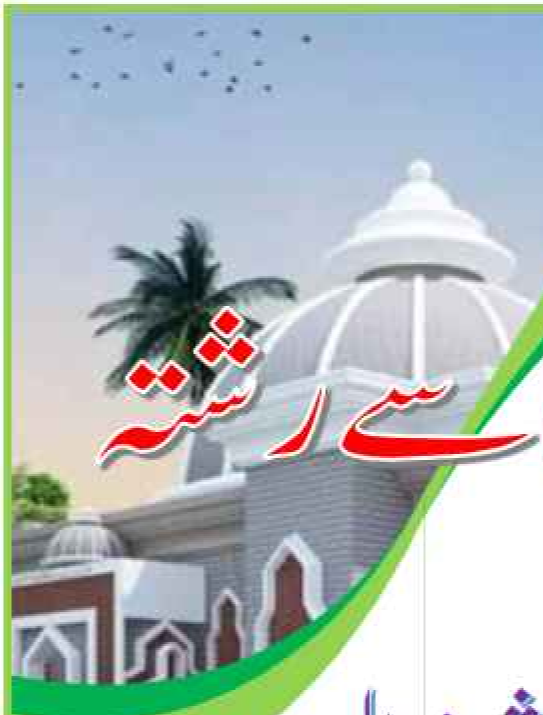

وہابی سے رشتہ

اور فتاوی شیر نیپال

از قلم:

خلیفہ و معتمد حضور شیر نیپال

ابوالعطر مفتی محمد عبد السلام امجدی برکاتی

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ

اے لوگوں علم والوں سے پوچھ لو جو تمہیں معلوم نہیں (کنزالایمان)

وہابی سے رشتہ

اور فتاوی شیر نیپال

از قلم:

خلیفہ و معتمد حضور شیر نیپال

ابوالعطر مفتی محمد عبدالسلام امجدی برکاتی

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

جملہ حقوق بحق ناشر و مؤلف محفوظ

نام کتاب:

وہابی سے رشتہ اور فتاوی شیر نیپال

از قلم:

خلیفہ و معتمد حضور شیر نیپال ابوالعطر مفتی محمد عبد السلام امجدی برکاتی

(تاراپٹی، نیپال)

ترتیب و پیش کش:

محمد کلام الدین نعمانی مصباحی بنوٹا مہوتری نیپال

کتابت:

امجد کمپیوٹر، بنوٹا مہوتری نیپال

سن اشاعت:

بموقع تیسرا عرس حضور شیر نیپال ربیع الاول 1444ھ، مطابق اکتوبر 2022ء

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرقہ وہابیہ ایک ایسا فرقہ ہے جس نے مذہب کے نام پر، احادیث کے پر نام مسلمانوں میں فساد و انتشار پیدا کیا، وہابیت کی شکل میں مسلمانوں کے مابین ایک نئے فتنہ کا وجود ہوا اور مسلمان آپس میں دست و گریباں ہو گئے، اس فتنہ نے اپنوں میں پھوٹ ڈال دی، رشتوں کی عظمت کو پامال کر دیا، اسلام و سنیت کی دیوار میں دیمک بن کر اسے کھوکھلا کرنے کی کوشش کرنے لگ گیا۔ ملت واحدہ جس کی عظمت و اہمیت اور حقانیت و صداقت قرآن مقدس اور احادیث نبویہ میں مثل آفتاب و ماہتاب چمک رہی تھی اسے گروہوں میں بانٹ دیا اور امت مسلمہ اس فتنہ کے باعث اعتقادی و فکری طور پر اضطرابیت کے شکار ہو گئی۔ مگر اہل حق نے اس فتنہ کے سر ابھارتے ہی اپنے قلم و زبان سے کچلنے میں کوئی کسر نہ رکھی اور متفقہ فیصلہ علمائے اسلام نے اس کے باطل و غیر اسلامی ہونے پر دیا اور اس طرح اس فتنہ کی سیلاب سے مسلمانوں کی حفاظت کی۔ مگر اس کے باوجود یہ فتنہ آج بھی پورے طوفان و شرانگیزی کے ساتھ اور نت نئے جالوں اور چالوں سے مسلمانوں کے مابین پنپ رہا ہے اور سنی عوام کو گمراہ کرنے، ورغلانے اور اپنے دام تزویر میں پھنسانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ مگر جس طرح ہمارے اسلاف نے ماضی میں اس فتنہ کی سرکوبی کی ہے اسی طرح تاہنوز کر رہے ہیں اور تاقیامت اہل حق اپنے نوک زبان و قلم سے باطل و گمراہ جماعتوں کی سرکوبی اور اسے انجام تک پہنچاکر مسلمانوں کے عقائد کی حفاظت کرتے رہیں گے اور سنی مسلمانوں کو ان گمراہ و باطل پرست فرقوں سے ہر طرح سے دور رکھنے کی سعی مستحسن کرتے رہیں گے۔

ملک نیپال اور اس سے متصل بہار کے اضلاع و علاقوں میں جب اس شیطانی گروہ وہابیت نے سر ابھارا اور سنی مسلمانوں کے عقائد پر حملہ کرنے کی جسارت کی تو حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے خوب زبردست انداز میں اس کا رد بلیغ کیا، اس کے فاسد عقائد کو عوام کے سامنے رکھا اور دلائل و براہین کی روشنی میں اس کے عقائد باطلہ کا رد فرمایا اور اہل سنت کی حقانیت کا پرچم لہرایا۔ تقریر کے ذریعہ تو آپ نے اس کا رد کیا ہی مگر فتاوی کے ذریعہ بھی رد فرمایا اور سنی مسلمانوں کو وہابیوں کے شر سے بچایا۔ جو لوگ وہابیوں کے ساتھ رشتہ داری کرتے تھے، شادی بیاہ کرتے اور اس میں شرکت کرتے تھے اس کے غیر شرعی ہونے کا فیصلہ اور اس کے نقصانات سے آگاہ کر کے سنی عوام کی رہنمائی فرمائی اور وہابیوں کے جال و چال میں پھنسنے سے روکا ہے۔ یہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی عظیم خدمات میں سے ہے اور ایسی کوشش جس سے ہزاروں سنی مسلمانوں کا ایمان و عقیدہ محفوظ ہو گیا اور ان کی دختران با عفت زنا جیسے عظیم گناہ سے بچ گئیں۔

آئے حضور شیر نیپال کی اس کوشش و خدمت جلیلہ کو آپ کے فتاوی کی روشنی میں ملاحظہ کرتے ہیں۔

فتاوی برکات کے تمام حصوں کا مطالعہ کریں، ہر حصہ میں آپ کو مع وہابی و دیگر گمراہ فرقوں کا رد ملے گا بطور خاص وہابی اور دیوبندی کا تو اکثر فتاوی میں اس کی خباثت و بد باطنی، بدفکری، مکاری اور بدعقیدگی کو ظاہر فرما کر اس کا رد فرمایا ہے، مسلمانوں کو دور رہنے کا حکم فرمایا اور ان سے بیزاری کی دعوت و تلقین کی ہے۔ نکاح و طلاق کے باب میں تو اس کثرت سے فتاوی میں رد ہے کہ لگتا ہے کہ پورا فتاوی اس کے وجود کو مٹانے میں قہر برپا کر رہے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس زمانہ میں وہابیت کا فتنہ کس طرح شباب پر تھا اور لوگ کس طرح اس کی چال و

جال میں پھنس رہے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس فتنہ کو کچلنے میں اور اس سے مسلمانوں کو بچانے میں آپ نے کوئی کسر نہ رکھی۔

وہابی کے یہاں شادی بیاہ جائز ہے یا نہیں اور اس کے نقصانات کیا ہیں

اس حوالے سے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے ایک استفتا کے جواب میں تفصیل کے ساتھ کئی ایک احادیث کریمہ کی روشنی میں بیان فرمایا ہے، چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"اس کی صحبت میں دینا حرام اور سخت حرام ہے کہ یہ گمراہ اور گمراہ گر ہیں۔ ہر بے دینوں سے بڑھ کر بے دین، ہر ظالموں سے بڑھ کر ظالم، ہر کافروں سے بدتر کافر ہیں۔

شان الوہیت وشان رسالت کے گستاخ ہیں سرکار دوعالم مالک رقاب امم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم سے بھاگنے والے اور چڑھ رکھنے والے ہیں خداوند کریم اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ علمائے حرمین شریفین زادہم اللہ تعالی وشرفاً تعظیماً نے بالاتفاق ان پر کفر وارتداد کا فتوی دیا ہے، ان سے میل جول حرام بتایا ہے، شرع شریف سے بہت دلائل قائم ہیں۔

(1) اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "فلاتقعد بعدالذکریٰ مع القوم الظٰلمین"۔

ترجمہ: نصیحت پانے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو اور وہابی سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے: "ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار"۔ میل نہ کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے۔

(1) حدیث شریف میں ہے: "لاتصاحب الامومنا ولا یاکل طعامک الا تقی"۔ صحبت نہ رکھی مگر ایمان والوں سے اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ رواہ احمد والترمذی وغیرہما۔

(2) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیرفحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منه واماان تجدمنه ریحاً طیبة ونافخ الکیر اماان یحرق ثیابک واما ان تجدمنه ریحا خبیثة"۔

ترجمہ: نیک ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک کے پاس مشک ہے دوسرا دھکنی دھونک رہا ہے مشک والا یا تو تجھے مشک دے یا تو اس سے مول لے گا اور کچھ نہ سہی تو خوشبو تو آئے گی۔ اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

(3) حدیث شریف میں ہے: "ایاک وقرین السو فانک به تعرف"۔

ترجمہ: برے ساتھی سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا۔

(4) حدیث پاک میں ہے: "لاتجالسوااهل القدر"۔

ترجمہ: قدریہ کے پاس نہ بیٹھو اور نہ انہیں پاس بیٹھاؤ اور وہابی تو اس سے بھی بدتر ہے تو پھر اس کی پرورش میں بچی کو دینا کیسے روا ہو گا۔

(5) سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "سیاتی قوم یسبونهم وینقصونهم فلاتجالسولهم ولاتشاربوهم ولا تاکلوهم ولاتناکحوهم"۔

ترجمہ: اور قریب ایک قوم آئے گی کہ اصحاب کو برا کہے گی ان کے شان کو گھٹائے گی تم

ان کے پاس مت بیٹھنا نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا۔

جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا کہنے والوں کا یہ حکم ہے تو خدا اور رسول کی جناب میں گستاخیاں کرنے والوں کی نسبت کس قدر سخت حکم چاہیے عبرت پکڑو سنیو!

(6)حدیث شریف میں ہے:"تقربوا الی اللہ ببغض اهل المعاصی والقوهم بوجوه مكفهرة والتمسوا رضا اللہ بسختطهم وتقربوا الی اللہ بالتباعد عنهم"۔

ترجمہ: اللہ کی طرف تقرب کرو اہل معاصی کے بغض سے اور ان سے ترش روئی کے ساتھ ملو اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان کی خفگی میں ڈھنڈو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو لڑکی کو وہابی کی پرورش میں دینا اس سے محبت کی دلیل ہے اور اس سے محبت زہر قاتل سے زیادہ برا کہ اس سے جان جاتی ہے اور اس سے ایمان۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:"ومن يتولهم منكم فانه منهم"۔ جو تم میں ان سے دوستی کرے گا انہیں میں شمار کیا جائے گا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:"من احب قوماً حشره اللہ فی زمرتهم"۔ جو جس قوم سے دوستی کرے گا اللہ اس کو انہیں کے گروہ میں اٹھائے گا۔

صحبت بد کا بہت برا اثر ہوتا ہے اسی لیے حضرت مولانا رومی علیہ الرحمہ اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں:

صحبت صالح ترا صاحب کند   صحبت طالح ترا طالح کند

تا توانی دور شو از یار بد   یار بد بدتر بود از مار بد

اس فتویٰ کے اخیر میں حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے وہابیوں کے ساتھ شادی بیاہ

کرنے والے سنی مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو بیدار کرنے کے لئے جو انداز اختیار فرمایا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

وہابیت کی آفت سب سے اشد جہاں دیکھو اس کی وجہ سے فتنہ۔ العیاذ باللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ کتنے شرم کی بات ہے کہ آدمی کے ماں باپ کو اگر کوئی گالی دے تو اس کی صورت دیکھنے کو روادار نہیں ہوتا اور خدا اور رسول خدا کو برا کہنے والوں اور ان کی تعظیم سے بھاگنے والوں کو ایسا یار بنائے کہ بچی پرورش کو دے وہ کیسا سنی مسلمان ہے؟ العیاذ باللہ۔ (فتاوی برکات حصہ ہفتم)

ایک حیلہ کارد:

وہابی اور دیابنہ سے جو نکاح کے خواہاں ہوتے ہیں خواہ کسی بھی حرص کی وجہ سے تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگ حیلہ تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کسی طرح بھی شادی بیاہ کرنے کا جواز مل جائے اور نفس و ہوس کو تسکین کا سامان فراہم کریں، ناخواندہ لوگوں، باباؤوں اور ٹھگ و بے شرع پیروں سے مسئلہ پوچھ کر جواز کا فتوی حاصل کر لیتے ہیں اور رشتہ داری کرکے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو خطرات و نقصانات اور ہلاکتوں کے گڈھوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ایسے حیلہ و بہانہ اور خود ساختہ عذر کا رد کرتے ہوئے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

ایسے لوگ احکام شرع سے بے بہرہ ہیں ان کی باتوں پر عمل جائز نہیں۔ کیا علم و دانش کے دعویداروں اور ان پیروں کو خبر نہیں کہ جماعت وہابیہ، یا دیوبندیہ، رافضیہ وغیرہا فرقۂ باطلہ سے برادری کرنے میں نقصان ہی نقصان ہے اور دونوں جہاں کا خسران ہی خسران مثلاً پیر

صاحب یا مدعی علم و دانش نے کسی وہابی یا دیوبندی کو اپنا برادر بنایا اس کی لڑکی سے اپنا لڑکا نکاح کیا۔ لڑکا دیوبندی، یا وہابی کا داماد بنا اس سلسلہ میں وہابیہ دیوبندیہ سے گفت وشنید ہوگی یا نہیں؟ ان سے سلام وکلام ہوگا یا نہیں؟ اس کا اس کے یہاں اور اس کا اس کے وہاں آنا جانا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا ہوگا یا نہیں؟ ضرور ہوگا اور یقینا ہوگا یہ بیمار پڑے یا وہ یہ مرے یا وہ عیادت اور جنازے کی شرکت کو جائے گا یا نہیں؟ ضرور جائے گا اور یقینا جائے گا یہ سب باتیں حرام وناجائز ہیں یا نہیں؟ ضرور ہیں اور یقینا قطعاً اجماعاً حرام ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاوی رضویہ جلد ششم ص ۹۰ پر فرماتے ہیں: "ان سے (یعنی وہابیہ دیوبندیہ وغیرہا فرقۂ باطلہ سے) میل جول قطعی حرام ان سے سلام وکلام حرام، انہیں پاس بیٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل وکفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کے قبر پر جانا حرام، انہیں ایصال ثواب کرنا حرام، مثل نماز جنازہ۔ (فتاویٰ برکات حصہ ہفتم)

مذکورہ فتویٰ کو ارشادات اعلیٰ حضرت سے مزین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اور اسی کے جلد پنجم ص ۱۳۷ پر ہے: "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدمذہبوں کی نسبت فرمایا: "لاتؤاکلوہم و لاتشاربوہم و لاتناکحوہم"۔ یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو اور بیاہ شادی نہ کرو۔

اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی تفسیر سے نقل کی ہے کہ: "ہر کہ با بدعتیاں انس و دوستی پیدا کند نور ایمان وحلاوت آں از وے برگیرند" اور طحطاوی حاشیہ در مختار سے نقل کیا: "من کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ و

النار" جو اس زمانے میں ان چاروں مذہب سے خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔ بالجملہ اگر غیر مقلد عقیدہ کفریہ رکھتا ہو تو اس سے نکاح محض باطل و زنا ہے کہ مسلمان عورت کا کافر سے نکاح اصلاً صحیح نہیں اور اگر عقیدۂ کفریہ نہ بھی رکھتا ہو تو بدمذہب سے مناکحت بحکم آیت و حدیث منع ہے۔ ملخصاً (فتاویٰ برکات حصہ ہفتم)

پھر آگے آپ فتاوی رضویہ سے استفادہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مبارک فتوی نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

اور اسی کے ج۵، ص۱۴۸ پر ہے: "بدمذہب کتا ہے یا نہیں؟ ہاں ضرور ہے۔ بلکہ کتے سے بھی بدتر و ناپاک تر، کتا فاسق نہیں۔ اور یہ اصل دین و مذہب میں فاسق ہے کتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے میری نہ مانو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مانو ابو حاتم خزاعی اپنے جزء حدیث میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اصحاب البدع کلاب اہل النار"۔ بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔

امام دارقطنی کی روایت یوں ہے: "حدثنا القاضی الحسین بن اسمٰعیل نا محمد بن عبد اللہ المخرمی نا اسمٰعیل بن ابان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی غالب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل البدع کلاب اہل النار"۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بدمذہب لوگ دوزخ کے کتے ہیں۔

ابو نعیم حلیہ میں انس ابن مالک رضی اللہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں:"اہل البدع شر الخلق والخلیقۃ الخلق الناس و الخلیقۃ البہائم لاجرم"۔ حدیث میں ان کی مناکحت سے ممانعت فرمائی۔

عقیلی و ابن حبان حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:"لاتجالسوہم و لاتشاربوہم الخ"۔ بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھوان کے ساتھ پانی نہ پیونہ کھانا کھاؤان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ انتہی ملخصاً۔

اور ص ۱۴۷ پر ہے:"بدمذہب کی تعظیم حرام متعدد حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:"من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام"۔ جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھادینے میں مدد کی۔

رواہ ابن عدی و ابن عساکر عن ام المؤمنین الصدیقة و الحسن بن سفیان فی مسندہ و ابو نعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل السجزی فی الابانہ عن ابن عمرو کابن عدی عن ابن عباس و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیة عن عبد اللہ بن بسر و البیہقی فی شعب الایمان عن ابراہیم بن میسرة التابعی المکی الثقة مرسلاً فالصواب ان الحدیث حسن بطرقہ"۔

علمائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ مبتدع تو مبتدع، فساق بھی شرعاً واجب الاہانت ہیں اور اس کی تعظیم ناجائز۔ علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں:"الفاسق العالم تجب الاہانتہ شرعاً فلا یعظم" امام علامہ فخرالدین زیلعی تبیین الحقائق پھر علامہ سید ابو مسعود ازہری فتح المعین پھر علامہ سید احمد مصری حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں:"قد وجب علیہم اہانتہ شرعاً" علامہ محقق سعد الملة والدین تفتازانی مقاصد و شرح مقاصد میں فرماتے

ہیں:" حکم المبتدع البغض و العداوۃ و الاعراض عنہ و الابانۃ و الطعن و اللعن "۔(فتاویٰ برکات حصہ ہفتم)

اور اسی فتاوی برکات حصہ ہفتم میں ایک فتوی کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

ہرگز ہرگز جائز نہیں کسی صورت روا نہیں، لڑکی اپنے باپ دادا کے مطابق مذہب وہابیہ پر ہے تو مرتدہ ہے اس کا نکاح عالم میں کسی سے نہیں ہو سکتا جس سے ہوگا باطل ہوگا اور زنائے خالص۔ کما فی الدر المختار والہندیۃ والفتاویٰ الرضویۃ وغیرہا۔

اور اگر لڑکی مذہب وہابیہ، دیوبندیہ پر نہیں ہے، سنیہ ہے اپنے باپ دادا کے مذہب وہابیت و دیوبندیت سے بیزار ہے،ان کو ان کے کفریات کے باعث کافر و مرتد گردانتی ہے تو نکاح میں لائی جاسکتی ہے۔ لاباس بہ مگر یہ مستبعد ہے اور خلاف واقع۔

مشاہدات اور تجربات اس کے شاہد ہیں کہ اس سے مفاسد کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ محرمات شرعیہ میں مبتلا ہو کر دین و دنیا کا نقصان اٹھاتے ہیں۔ ولاحول و لاقوۃ الا باللہ جو لوگ اس طرح کا حکم دیتے ہیں وہ ناعاقبت اندیش ہیں اور مقاصد شرع سے سخت غافل یا احکام شرع سے سخت جاہل دانستہ یا نادانستہ فتنہ فساد کو ہوا دینے والے اور مذہب اہل سنت و جماعت کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں سمجھ دے و توفیق وہدایت۔

حدیث شریف میں ایسوں کے بارے میں ارشاد ہے:"فضلوا و اضلوا"یعنی بے علم فتوی دے کر خود گمراہ ہونگے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔ العیاذ باللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم.(فتاویٰ برکات حصہ ہفتم)

یہ چند اقتباسات فتاوی برکات حصہ ہفتم سے وہابیوں سے شادی بیاہ اور دیگر مراسم کے رد پر آپ کے نوک قلم سے نکلے ہوئے فتاوی کی روشنی میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ چونکہ ارادہ یہ تھا کہ اس بار تیسرا عرس حضور مفتی أعظم نیپال کے موقع سے آپ کی حیات و خدمات پر مشتمل فقیر کی ضخیم کتاب "معارف شیر نیپال "کی اشاعت ہوجائے گی مگر ہجوم کار اور پھر نظر ثانی کرنے والے کرم فرما کی جانب سے تاخیر اس بار منظر عام پر آنے سے مانع رہی۔ ان شاء اللہ امید قوی ہے کہ آئندہ سال منظر عام پر آجائے گی۔

طالب دعا

گدائے مرشد ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ

متوطن: تاراپٹی، دھنوشا (نیپال) مقیم حال: دوحہ قطر

۲۷ / ربیع النور ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۴ / اکتوبر ۲۰۲۲ء

بروز دوشنبہ

فیضان حضور شیر نیپال جاری رہے

Printend By: Amjad Computer

Banauta, Mahottari (Nepal)